فصوص الحکم

للشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی

ترجمہ

تنبیہات و تشریحات

از

حضرت بابا ذہین شاہ تاجی

فصوص الحکم

للشیخ الاکبر محیی الدین ابن عربی

ترجمہ

تنبیہات و تشریحات

از

حضرت بابا ذہین شاہ تاجیؒ

تصنیف :- شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدس سرہٗ

ترجمہ تشریحات وتنبیہات :- حضرت بابا ذہین شاہ تاجیؒ

ناشر :- ادارۂ تعلیم وثقافت اسلامی، کراچی

طابع :- ایجوکیشنل پریس، کراچی

بار اوّل :- ایک ہزار

سال طباعت :- ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء

سالِ اشاعت :- ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

ہدیہ :- ایک سو پچیس رُوپے صرف

ادارۂ تعلیم وثقافت اسلامی

جامعہ تاجیہ، سیکٹر ۱۴ ا-بی، بفرزون کراچی

(پوسٹ بکس ۱۸۰۸۴، کراچی ۳۴)

فہرس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔

تعارف

اندلس کے شہر مرسیہ میں ایک بزرگ حضرت علی بن محمدؒ عربی کے ہاں ۱۱۶۵ء شمسی میں ۱۷ رمضان المبارک ۵۶۰ھ ہجری کو پیر کی رات ایک بچہ تولد ہوا ——— دنیا والوں کو پتہ بھی نہیں تھا کہ یہی بچہ ایک دن دنیائے تصوف اور عالم معرفت پر مثلِ آفتاب نصف النہار روشن ہوگا اور وہ دنیا کا ایک عدیم المثال مصنف بھی ہوگا۔ اور ہر زمانہ میں اسے شیخ اکبر کے نام سے یاد کیا جاتا رہیگا۔ آپکی تاریخ ولادت "نعمت" ہے

حضرت شیخ اکبر کی کنیّت ابی بکر ہے اور لقب محی الدین ابن عربی ہے۔ والدین نے آپ کا نام **محمدؐ** رکھا تھا۔ شیخ اکبر ابی بکر محمد بن علی محی الدین ابنِ عربی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۱۲۴۰ء شمسی میں، شب جمعہ کو ۲۲ ربیع الثانی ۶۳۸ھ ہجری میں دمشق کے مقام پر اس دارِ فانی سے دار البقا کو کوچ فرمایا ——— آپ کی تاریخ وصال "صاحب الارشاد" ہے۔

آپ کے والد بزرگوار حضرت علی بن محمدؒ عربی کی عمر پچاس سال ہو چکی تھی اور آپ لاولد تھے۔ اولاد کی شدید خواہش آپ کو حضرت غوث الاعظم شیخ محی الدّین ابو محمد السیّد عبد القادر جیلانی قدس سرّہٗ العزیز کی خدمت میں کھینچ لائی۔ آپ نے اپنا حال بیان کیا اور اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضرت غوث پاکؒ نے دعا فرمائی تو آپ کو الہام ہوا کہ علی کو اولاد نہیں ہو سکتی۔ البتہ کوئی شخص اگر اپنی اولاد انہیں ہبہ کردے تو ممکن ہے۔ حضور غوث الاعظمؒ نے جناب علی بن محمدؒ سے فرمایا کہ میری پشت میں ایک لڑکا ہے۔ میں نے تمہیں دیا۔ پھر فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ یہ بچہ امّت محمدیہ میں جلیل القدر ولی ہوگا۔ جب وہ پیدا ہو تو اس کا نام محمدؐ رکھنا۔ میں نے اپنا لقب محی الدین بھی اسے دیا۔

مناقب غوثیہ میں مذکور ہے کہ جب شیخ اکبرؒ پیدا ہوئے تو آپ کے والد بزرگ سے حضرت غوث الاعظمؒ نے فرمایا یہ میرا لڑکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ولیٔ زمان وقطب یگانہ ہوگا۔

چنانچہ دنیا نے دیکھ لیا کہ شیخ اکبرؒ اپنے وقت کے علماء میں یکتا ہوئے۔ شروع زمانے میں آپ کو علم تفسیر اور علم حدیث سے شغف خاص تھا۔ آپ نے ۹۵ جلدوں پر مشتمل ایک تفسیر تحریر فرمائی جو صرف سولھویں پارہ کی اس آیت وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا تک پہنچی۔ اس تفسیر کے علاوہ بھی آپ کی کئی تفاسیر ہیں۔ فنِ حدیث میں بھی آپ کی تصانیف بکثرت ہیں۔ شریعت ظاہریہ کے آپ بہت بڑے پابند تھے۔

آپ کا سلسلۂ طریقت بلاواسطہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سے ملتا ہے۔ دوسرا سلسلۂ طریقت حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے بواسطہ حضرت ابوالفتح محمد بن قاسمؒ تک پہنچتا ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ۔ حضرت شیخ فخر الدین عراقیؒ۔ حضرت شیخ اوحد الدین کرمانیؒ۔ حضرت شیخ عمر بن فارض مصریؒ آپ کے معاصر تھے۔ آپ کا آخر زمانہ حضرت شیخ مولانا جلال الدین رومیؒ (مولانا رومؒ) نے بھی پایا ہے۔ حضرت شیخ اکبرؒ کو تصوف میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک واسطہ سے خرقہ ملا ہے۔ اور حضرت خضر علیہ السلام سے بھی ایک واسطہ سے آپ کو خرقہ ملا ہے۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ میں نے اس خرقہ کو شہر موصل کے باہر سنہ ھ میں حضرت ابوالحسن علی بن عبد اللہ بن جامعؒ کے ہاتھ سے پہنا ہے اور ابن جامعؒ نے حضرت خضرؑ علیہ السلام سے خرقہ پہنا ہے۔ اور جس مقام پر جس طرح سے ابن جامعؒ کو حضرت خضر نے خرقہ پہنایا اسی مقام پر اسی طرح سے بغیر زیادت و نقصان کے ابن جامعؒ نے مجھ کو خرقہ پہنایا اور دوسری نسبت بے واسطہ کے بھی شیخ اکبرؒ کو حضرت خضرؑ سے حاصل ہے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ ہوا اور میں ہمیشہ ان کا ادب کرتا تھا۔ اور میں نے ان سے شیوخ کی باتوں اور